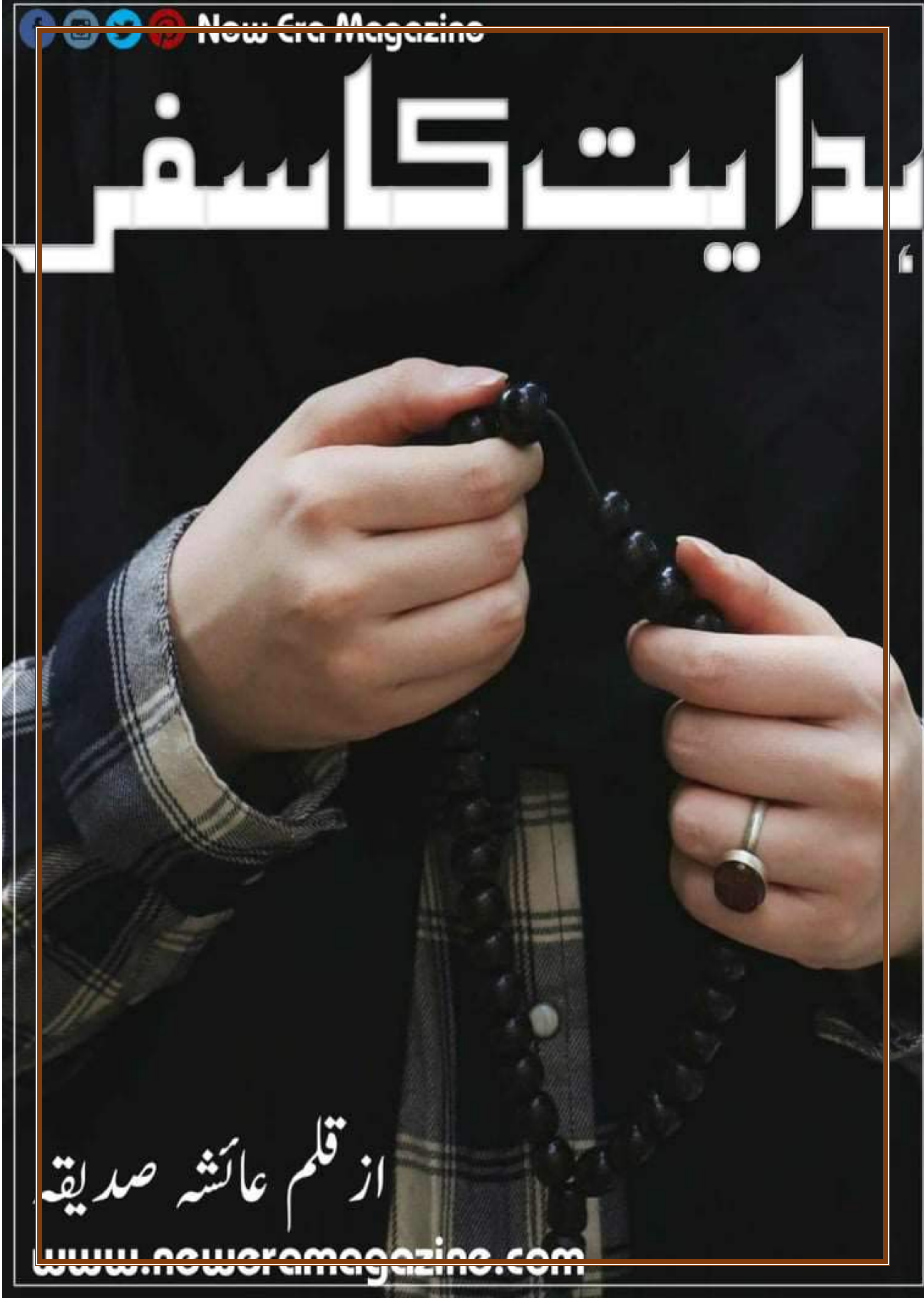
New Era Magazine
ہدایت کا سفر
از قلم عائشہ صدیقہ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

ہدایت کا سفر

از عائشہ صدیقہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

زرنی جلدی کرلو اور کتنا وقت لگاؤ گی علی نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر زرنی کو آواز لگائی-

کدھر جانے کے ارادے ہیں بھئی، شایان کے لاؤنج کے اندر آتے سے سوال کیا-

تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا-جب دیکھو بھائی کے پیچھے ٹپک آتے ہو، سیڑھیاں اترتی زرناب نے چڑ کر کہا-

تم اتنا تیار ہو کر کہاں چلی؟ شایان نے پوچھا-

میں کالج جا رہی ہوں-

تم کالج سے فری نہیں ہو؟

ہاں، وہاں ایک فن فیئر ہے-میں اور سب فرینڈز جا رہی اسی بہانے سب مل بھی لے گے-

زرنی نے آخری سیڑھی سے اترتے ہوئے کہا-

اسی کے پیچھے ہی صنوبر بھی تھی-

زرنی نے ہلکے پنک رنگ کا منی فراک اور ساتھ جینز زیب تن کی تھی-ریشمی دوپٹہ گلے میں ڈالے، لمبے بال یونہی کھلے چھوڑ رکھے تھے-میک اپ کے نام پر آئی لائنر اور لپ اسٹک لگائی تھی-

اس میں بھی وہ اٹریکٹو لگتی تھی، اس کی رنگت بظاہر
گندمی تھی، لیکن اس کی موٹی موٹی آنکھیں اور اس کی بھنوئیں جو کہ قدرتی ایسا لگتا جیسے
بنی ہوئی ہوں اس کی شخصیت کو ممتاز بناتی تھیں-

اس کے برعکس صنوبر کی رنگت شفاف تھی، اس کے بال زرنی سے قدرے چھوٹے
تھے-اس نے نیلے رنگ کی
شارٹ قمیض کے ساتھ کیپری پہنی تھی-ایک ہاتھ میں
بریسلٹ پہنے اور دوپٹہ گلے میں ڈالا تھا-

اس کو دیکھ کر شایان کہیں کھو سا گیا تھا-

لیں صنو بھی آگئی،اب چلیں زرناب نے علی کو مخاطب کر کے کہا-

شایان تم کہاں گم ہو، علی نے شایان کو گویا ہوش دلائی-

کچھ نہیں تم ان کو کالج چھوڑ آؤ میں چلتا ہوں-

NEW ERA MAGAZINE .com
NovelsAfsanasArticlesIslamicPoetry

میں کالج کے لئے نکل رہی-زرنی نے مسکرا کر میسج سینڈ کیا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اگر سب تیار ہو گئے تو نکلیں ارسلان گاڑی کے اندر کچھ چیزیں رکھتے، پاس کھڑے رضا

سے مخاطب ہوا-

آرہے ہیں بھائی کیا ہو گیا ہے-آپ بھی حاشر بھائی کی طرح بہت جلدی مچاتے ہیں-

رضا نے جواب دیا اور سب کو بلانے کے لئے اندر کی طرف بڑھ گیا-
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کل سب نے آرام کیا اسی لیے آج سب کا ارادہ آؤٹنگ کا تھا-

سب سے پہلے انہوں نے جوائے لینڈ کا رُخ کیا تھا-

اس کے گیٹ پر فیملیز کا ہجوم لگا تھا-ہر کوئی جلد سے جلد اندر پہنچ جانا چاہتا تھا-وہاں لڑکوں کا داخلہ ممنوع

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا-صرف ٹرپس اور فیمیلز کو ہی اجازت تھی-ارسلان اور حاشر نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹکٹ لی-سب کو ان کے ہاتھ میں تھما کر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کو اندر جانے کا موقع ملا-

چاروں جانب رش ہی رش تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے لوگوں کا ایک سیلاب بس یہیں آیا ہو-

ہر کسی کے چہرے پر مسکان سجی تھی لیکن دنیا میں ہوتے ہوئے کب کبھی کوئی اتنا خوش

رہتا ہے-جوائے لینڈ میں رائڈز انتہا کی تھیں-ہر کوئی اپنی پسندیدہ رائڈ کے ٹکٹ گھر کے آگے کھڑا اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا-

کوئی سیدھی جارہی تھی اور گول،تو کوئی اوپر نیچے جس سے حسن اور حیدر کا جوش بڑھ گیا ان دونوں کو رائڈز بہت پسند تھیں-ان کے ساتھ رضا بھی بالکل بچہ بن گیا تھا-

ہم سب سے پہلے یہاں چلیں حسن نے اپنے دائیں جانب اشارہ کیا-

میں تو بالکل نہیں بیٹھنے والا،ارسلان نے کہا-اس کو رائڈز کا اتنا شوق نہیں تھا-وہ کسی حد تک ڈرتا تھا اور اس بات سے سب واقف بھی تھے-

کیا بھائی اتنے بڑے ہو گئے اور ابھی تک آپ کا ڈر ختم نہیں ہو-

حاشر نے ارسلان کو شرارت سے چھڑا-

جس پر اس نے مصنوئی خفگی دکھائی اور بولا نہیں جی میں صرف نیچے تم سب کی پکچرز بنانے کے لیے رکا ہوں، اگر نہیں بنوانی تو بول دو-

رائڈ پر بیٹھنے سے بہتر ہے میں کیمرہ مین ہی بن جاؤں، ارسلان نے سوچا-

اور اس بات پر سب مان بھی گئے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

علی محسن واپس جا چکا تھا-سب کام روٹین کے مطابق چل رہے تھے-مسز محسن کمرے میں تھیں اور زرنی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی-

بار بار چینل سرچ کر کے وہ تھک گئی تھی یا شائد پریشان اور اداس تھی اسی لیے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا-چینل بدلتے بدلتے ایک جگہ رک گئ تھی جہاں پیغام چینل پر مشاری راشد کی دلفریب اور موہ لینے والی آواز میں سورہ الرحمن چل رہی تھی-اس کو شروع
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سے ہی سورہ الرحمن بہت پسند تھی-دونوں ہاتھوں کو ٹھوڑی کے نیچے رکھے،ٹانگوں کو فولڈ کیے وہ اس آواز میں کھوگئی تھی-

اسی اثناء میں میں شایان داخل ہوا لیکن وہ تلاوت سننے میں اس قدر مگن تھی کہ اس کو شایان کی آمد کا پتہ نہیں چلا-

شایان نے اس کو آواز دے کر اپنی جانب متوجہ کیا اور بولا،زرناب تم رو رہی ہو؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی حیران ہوئی اور پوچھا تم کب آئے؟؟

ابھی جب تم تلاوت سن رہی تھی- خیر ہے نا شایان کو فکر ہوئی-

ہاں ہاں ٹھیک ہوں زرنی نے اس کو مطمئن کیا-

اچھا ممانی کہاں ہیں؟ان سے ملنا ہے اس نے مسز محسن کے متعلق پوچھا-

امی کمرے میں ہیں، خیریت اس طرح اچانک؟؟

ہاں وہ ممانی کو لینے آیا ہوں-آپی کے لیے ایک رشتہ آیا ہے-

ہیں سچ مطلب ان کی شادی ہونے والی ہے، زرنی پر جوش انداز میں کھڑے ہو کر بولی-

بس بس رشتہ آیا ہے ابھی کچھ طے نہیں ہوا، یہ کہہ کر وہ مسز محسن کے کمرے کی طرف مڑا-

اس کے جانے کے بعد زرنی اپنے رونے پر حیران ہوئی حالانکہ اس سے پہلے کبھی اس کو تلاوت سن کر رونا نہیں آیا تھا وہ فیصلہ نہ کر پائی کہ وہ تلاوت سن کر ہی روئی تھی یا کوئی اور وجہ تھی-

اس نے کوفت سے ٹی وی ہی بند کر دیا اور اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر بیٹھ کر پھر سے رونا شروع ہو گئی لیکن بار بار اس کا موبائل بج رہا تھا، جس پر اسے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی-

اس وقت وہ صرف رونا چاہتی تھی۔

کوئی خاص ٹیون ہوتی تو وہ اٹھانے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاتی لیکن وہ کوئی خاص ٹیون ہی تو نہیں تھی۔ تھک ہار کر اس نے بغیر نمبر دیکھے کال اٹھالی۔

دوسری جانب صنوبر تھی اس نے اسلام علیکم کہا۔

سلام کے جواب کے بعد وہ نان سٹاپ رونا شروع ہوگئی۔

کیا ہوا زرنی رو کیوں رہی ہو؟ صنوبر اس کے رونے سے پریشان ہوئی تھی۔

صنوبر دیکھو نا یار چاند کا کوئی پتا نہیں ہے دو دن ہوگئے ہیں نا جانے وہ ٹھیک بھی ہوگا یا نہیں، زرنی نے اپنے رونے کی وجہ بتائی۔

ایسا بھی کیا ہے زرنی، تمہاری بات نا ہو تو تم مرنے والی ہو جاتی ہو؟؟

یار مجھے اس کی عادت ہے اور یہ عادت اب نشہ بن چکی ہے۔نشے کا پتہ ہے نا تمہیں جب تک متعلقہ ڈوز ملتی رہے سب ٹھیک رہتا ہے لیکن جیسے ہی ڈوز میں کچھ کمی ہوئی انسان تڑپنا شروع ہو جاتا ہے۔اس کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

پچھلے دو سالوں میں بہت ہی کم ایسا ہوا ہے کہ ہماری بات نا ہوئی ہو۔ مسلسل رونے سے اس کی آواز ہچکیوں میں بندھ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر صنوبر اس کی حالت پر پریشان سی ہو گئی تھی۔اچھا میری بات سنو دیکھو وہ کہیں مصروف ہو گا۔اس نے دھیان بٹانے کی ادنی سی کوشش کی تھی۔

وہ جتنا مرضی مصروف ہو، ایسے کبھی غائب نہیں ہوا۔

اس وقت مجھے کسی سے بات نہیں کرنی، وہ اس کی بات سے جی بھی کر بیزار ہوئی اور اس نے فون کاٹ کر اپنے پیچھے بیڈ پر پھینک دیا۔لائٹ اوف کر کے وہ بیڈ کے کراؤن سے

ٹیک لگا کر بیٹھ گئی-

صنوبر کو لگ رہا تھا کہ اس کی بات نہیں ہوئی اسی لیے وہ پریشان ہے لیکن اس کو نہیں پتا تھا کہ اس کی زندگی میں کیا کچھ ہونے والا ہے اور کیا کچھ بدلنے والا ہے-اس وقت اس کا اندازہ پچاس فی صد ٹھیک تھا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دن کے تین بجے سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے-آنٹی آپ سب لوگ اتنی جلدی جا رہے ہیں کچھ دن اور رک جاتے،رضا اپنی پھوپھو کے جانے پر بہت اداس تھا-وہ ان کو دیکھ کر بولا-

میں نے بھی ابھی اور رکنا تھا لیکن آپ کے انکل کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اسی لئے مجھے آج ہی جانا پڑ رہا ہے،ساجدہ بیگم نے اداس سے رضا کو دیکھ کر کہا-ہم خود اتنا اداس ہو رہے ہیں تم کافی دیر بعد آئی ہو لیکن تمہارا جانا بھی بہت ضروری ہے،شہناز بیگم نے
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اداسی سے کہا-

اب بھا بھی جانا تو ہے ہی پاکستان آ کر تو جیسے واپس جانے کو دل ہی نہیں کرتا-

بچوں سے گھر میں رونق ہو گئی تھی-اب سب چلیں جائیں گے تو گھر سونا ہو جائے گا-

ہمارے نکمے تو بڑے ہو گئے ہیں،افضل صاحب نے اداسی زائل کرنے کو ہنستے ہوئے کہا-

واہ پاپا اب ہم نکمے ہو گئے ریحان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا-

بھائی آپ نکمے ہی ہیں حاشر نے بھی اداسی کم کرنے کی خاطر کہا-

ماموں جب پاپا ٹھیک ہو گئے ہم دوبارہ آ جائیں گے، حسن نے افضل صاحب کی گود میں بیٹھے ان کی طرف دیکھ کر کہا-

جی بیٹا کیوں نہیں، آپ کا اپنا گھر ہے،جب چاہیں آئیں،انہوں نے چہرے پر مسکان

سجاتے شفقت سے کہا-

حاشر یار تم تو نا جاؤ ناریحان جوں کا توں منہ لٹکائے بیٹھا تھا،اس نے بہت کچھ سوچ رکھا تھا-

بھائی میں رک جاتا لیکن کیا کریں ان،پی جی سی والوں کا ان کا میسج اسی دن ہی آگیا تھا جس دن ہم لاہور آئے تھے،کلاسز شروع ہونے والی ہیں-حاشر نے انداز میں کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر تک ہی ساجدہ کی واپس روانگی تھی-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

صُقینہ کے رشتے کے لیے سب بڑوں نے مل کر ہاں کر دی تھی،لڑکا انگلینڈ سے ایم بی-اے کر کے آیا تھا،اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا-
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

بڑوں نے تو صرف منگنی کا کہا تھا لیکن لڑکے والوں کی طرف سے نکاح کا اصرار تھا، اسی لیے سب کو مجبور ہو کر شادی کی تاریخ طے کرنا پڑی۔ اب سب لوگ شادی کی تیاریوں میں لگ گئے تھے۔

زرناب کا بھی زیادہ تر وقت اپنی پھوپھو کی طرف گزرتا تھا، کیونکہ وہ فارغ تھی اور خود کو مصروف رکھنا چاہتی تھی، پورا دن وہ صقینہ اور اپنی پھوپھو کے ساتھ مل کر خریداری کرتی یا چھوٹے موٹے گھر کے کام کر دیتی تھی۔

آج بھی حسبِ معمول کی طرح زرنی پھوپھو کی طرف تھی، ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ بازار سے آئے تھے اور تھکے ہوئے تھے، اسی لیے زرنی کچن میں سب کے لئے چائے بنا رہی تھی۔

وہ کچن میں ہی تھی کہ حنا نے آکر پیغام دیا آپ کے گھر سے کال آئی ہے، آپ کی

دوست آئی ہے۔

سب کو چائے دے کر زرنی نے گھر جانے کی اجازت مانگی۔

زرناب کی دوست کا سن کر شایان کے ذہن پر ایک شفاف سے چہرے کا عکس لہرایا اور وہ جھٹ سے بولا، میں

زرنی کو چھوڑ کر آتا ہوں اکیلے بھیجنا ٹھیک نہیں رہے گا۔

شایان تم اتنے سمجھدار تو نہیں ہو لیکن بات تم نے عقلمندوں والی کی ہے، صُقینہ نے شایان کا مزاق اڑایا۔

اچھا چلو بس اب تم دونوں شروع نا ہو جانا جاؤ شایان چھوڑ آؤ، مسز صدیقی نے دونوں کو مزید بحث کرنے سے روکا اور شایان زرنی کو لے کر چل دیا۔

گھر آتے ہی زرنی اور شایان نے لاؤنج میں سب کو سلام وہاں مسز محسن اور صنوبر کوئی بات کر رہی تھیں۔

وہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی-

صنوبر کو دیکھ کر شایان کی آنکھوں کے اندر خوشی اتر آئی تھی-

شکر ہے، تم نظر تو آئی- ورنہ مجھے تو عید کا چاند ہی لگ رہی تھی جو سال میں بس دو دفعہ نظر آتا ہے- صنوبر نے شکوہ کرتے ہوئے کہا-

شکوے شکایات آپ لوگ پھر کر لینا، ابھی کمرے میں جا کر بیٹھو، میں کھانے کو کچھ بھجواتی ہوں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی اس کو لے کر کمرے میں داخل ہوئی- صنوبر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر اور زرنی اس کے سامنے بیٹھ گئی-

کیا ہوا زرنی تم اداس اور پریشان لگ رہی ہو- ایسے لگ رہا جیسے بہت روتی ہو یا کافی دنوں سے سوئی نہیں ہو- اس کی شکل دیکھتے ہی صنوبر کو کسی انہونی کا احساس ہوا-

اس کی آنکھوں کے گرد ہلکے پڑ رہے تھے۔

اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا اور بس اک لفظی حرف چاند ہی نکلا۔

اس کو کیا ہوا ہے جو تم اتنی دیوداس بنی پھرتی ہو۔

یہی تو پتہ نہیں ہے کہ اس کو کیا ہوا ہے۔آئی ہوپ کہ وہ ٹھیک ہو نا جانے کہاں ہے؟

اتنی دن بغیر بتائے کبھی وہ غائب نہیں ہوا۔یہ کہتے ہوئے زرناب نے سائڈ پر پڑا کشن

اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی سب ٹھیک ہے نا تم اتنا کبھی نہیں روئی؟اس نے بغور اس کے اتار چڑھاؤ دیکھتے

ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ارے مجھے یہ تک نہیں پتہ وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں،اس بات پر فکر ہو رہی

ہے۔زرنی نے بیزاریت سے کہا۔

میں اس کے نہیں تمہارے ٹھیک ہونے کی بات کر رہی ہوں، کہیں تم اسے پسند تو نہیں کرنے لگی-اس کا ردِ عمل دیکھنے کے لئے اس نے جان بوجھ کر ایسی بات کی تھی-

یہ بات سن کر گویا زرنی کا دماغ بھک سے اڑ گیا اور بولی پاگل ہو گئی ہو کیا، مجھے صرف اس کی عادت ہے اور کچھ نہیں اتنے دنوں سے بات نہیں ہوئی اسی لیے فکر ہو رہی ہے-زرناب اس کی بات سن کر حیران رہ گئی وہ اس کی دوست ہو کر ایسی بات کیوں کر رہی تھی-یہ سب اس کی سمجھ سے باہر تھا-

صنوبر نے پھر سے پوچھا پکا عادت ہی ہے نا کیونکہ تمہارے Symptoms وہی ہیں-ان سب کے دوران وہ بس اس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کر رہی تھی-

زرنی مسلسل اس کی بات کی نفی کر رہی تھی-

اچھا ایک بات بتاؤ، زرناب نے کشن رکھ دیا اور بالکل سیدھی بیٹھ گئی-ایک انسان جس

سے ہر وقت دن رات تمہاری بات ہوتی رہے اس کی عادت ہو جاتی ہے نا؟ ایسے اچانک سے جب وہ غائب ہو جان نکلتی ہی ہے نا؟؟ وہ اس سے سوال پہ سوال کر رہی تھی۔

اس کی باتوں پر وہ محض سر ہلا کر رہ گئی، لیکن اس کا دماغ اس بات کی نفی کر رہا تھا اور مسلسل الارم دے رہا تھا کہ یہ بات محض عادت تک نہیں رہی اور وہ اپنی سوچ کے غلط ہونے کے لیے دعا کرنے لگ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شادی کی تیاریاں کرتے کرتے مہندی کا دن آ گیا تھا، سب کی بھاگ دوڑ لگی ہوئی تھی۔ لڑکے گھر کی سجاوٹ کر کے جا چکے تھے۔ لڑکیاں الگ کمرے میں تیار ہو رہیں تھیں۔ بیوٹیشن صقینہ کی پلکنگ کر رہی تھی لیکن دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا جیسے صُقینہ کی نہیں زرنی کی پلکنگ ہو رہی ہو۔ وہ اس قدر ڈر رہی تھی اور سب ہنس رہے تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ادھر آؤ زرناب تمہاری بھنوئیں میں زرانیٹ کر دوں وہ لڑکی جو بیوٹیشن کے ساتھ اس کی مدد کو آئی تھی اس نے زرنی کو کہا۔

نہ جی نہ، میں اتنی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی پتہ نہیں آپ سب لوگ کیسے کروا لیتے ہیں زرنی نے جھنجھلاہٹ سے کہا۔

زرنی کی بھنوئیں اتنی موٹی نہیں ہیں اس کی قدرتی ہی بنی ہوئی لگتی ہیں اس کو ضرورت نہیں صقینہ نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو زرناب میڈم تم ادھر ہو اور میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہی ہوں۔ صنوبر نے دروازہ کھولتے ہی زرنی کو دیکھ کر کہا۔

"ارے سلام دعا تو کر لو صنو۔"

"زرنی بی بی سلام دعا کا وقت نہیں۔ چلو یہاں سے" صنوبر زرنی کو وہاں سے کھینچتے ہوئے لے گی اور وہ دونوں زرنی کے کمرے میں آ گئیں۔ 'تم ایسا کرو جلدی سے تیار ہو لو میں چینج کر کے آئی ویسے بھی میں نے کون سا اتنا تیار ہونا ہے" یہ کہہ کر وہ واش روم

کی جانب بڑھ گئی-

زرنی کے آنے تک صنوبر اپنے آدھے بال سٹریٹ کر چکی تھی-

"صنو جلدی کر لے میں نے بھی سٹریٹ کرنے ہیں" زرنی نے ساتھ ہی جلدی مچادی تھی-

"صبر کر لے ویسے پہلے تو تم نے کبھی اتنے شوق سے ایسے کام نہیں کیے، آج کیوں؟؟" صنوبر نے سٹریٹ کرتے کرتے اس سے سوال کیا-

میرا دل کر رہا ہے موٹی-

صنوبر نے بال سٹریٹ کر کے سٹریٹنر زرنی کو دیا اور خود میک اپ کرنے لگ گئ-

زرناب اور صنوبر بالکل ہی مختلف مزاج تھیں-زرناب کو جیولری بہت پسند تھی جبکہ صنوبر جیولری کم پہنتی تھی لیکن میک اپ شوق سے کرتی تھی-اس کے برعکس زرناب کو میک اپ کا شوق نہیں تھا-کوئی بھی فنکشن ہوتا سب کہتے رہ جاتے مگر وہ میک اپ کے نام پر لپ اسٹک ہی لگاتی تھی-

کبھی کبھار دل کرنے پر لائنر بھی لگا لیا کرتی تھی۔

زرنی بال سٹریٹ کر کے اب لائیز لگوا رہی تھی کہ اس کے موبائل پر میسج آیا۔اس نے فوراً موبائل پکڑا جس پر صنوبر غصہ ہو گئی اور بولی "کر لے اس باپ کو پہلے میسج کر لے، میں نہیں لگاتی خود ہی لگا لے"۔

اب زرناب محسن کو کہاں ہوش رہنا تھا اس نے سنی ان سنی کر دی "تھوڑی دیر تک بات کرتی ہوں تیار ہو رہی ہوں "کار پیلائی دے کر صنوبر کو منانے لگ گئی" لگا دے نا بھوتنی،میری پیاری سی سہیلی"۔

پہلے تو اتنی توجہ سے کبھی تیار نہیں ہوئی آج کیا ہے؟صنوبر نے قدرے غصے سے کہا-

یار دل کر رہا ہے-

"یہ جو تیرا دل ہے نا بہت بگڑ گیا ہے،مان لے تجھے اس کی کوئی عادت وادت نہیں،اس

کے پیار میں پڑ گئی ہے-"

"صنو پلیز یار، اس بحث میں دوبارہ نا پڑ، لگا دے نا نیچے بھی جانا ہے ورنہ ڈانٹ پڑے گی اور پھر میں نے چاند سے بھی بات کرنی ہے-

"جا تو پہلے اس سے بات کر لے، لگاتی رہ خود ہی بیٹھ کر میں نیچے جا رہی- صنوبر جو پہلے لگانے لگی تھی، اس بات پر اور غصہ ہو گئی اور باہر کو نکل پڑی-

"صنو بات تو سن نا یار "زرنی اس کو منانے کے لیے بھاگی وہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گئی، صنو کا دھیان زرنی کی طرف تھا اس نے دیکھا ہی نہیں کہ آگے سے شایان آ رہا تھا اس کے ہاتھ میں مہندی کا سامان تھا اور دھڑام اس کے اندر لگی جس پر صنوبر کوفت کا شکار ہوئی، جبکہ زرنی کھلکھلا کر ہنس پڑی اور بولی، "ارے واہ یہ تو کوئی فلمی سین ہو گیا-"

"اندھے ہو گئے ہو کیا نظر نہیں آتا "صنوبر الٹا شایان پر برس پڑی-

"ارے میں نے کیا کر دیا اندھی تو خود ہو گی ہو میرے ہاتھ میں تو چیزیں تھیں الٹا چور کو توال کو ڈانٹے "شایان پورے دن کا تھکا ہارا غصے سے بولا-

ادھر زرنی مسلسل ہنستی جارہی تھی "بہت ہنسی نکل رہی تیری سب تیری وجہ سے ہوا ہے "صنوبر اب زرنی پر چڑھ دوڑی-

"اچھا چل غصہ نہ کر اور پلیز میری پیاری سی ڈائن میرے لائنز لگا دے"، زرنی اس کو غصہ کرتے دیکھ اس کو منانے لگ گئی-

اچھا چل پر اب اگر موبائل اٹھایا تو میں توڑ دینا-

ٹھیک ہے بابا نہیں پکڑتی اب خوش-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مہندی کا فنکشن زور شور سے جاری تھا سب نے ہلا گلا مچار کھا تھا- محسن صاحب کا گھر بڑا ہونے کی وجہ سے ان کے گھر فنکشن کرنے کا فیصلہ ہوا تھا-

لاؤنج سے باہر نکلتے داہنی طرف سٹیج بنایا گیا تھا- تھوڑی دیر بعد صقینہ کو لا کر بٹھا دیا گیا-
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ زینک کلر کا سوٹ جس میں لائیٹ گولڈن سا کام تھا پہنے ہوئے تھی اس کے آدھے بال آگے کیے ہوئے تھے-کانوں میں پھولوں کے بنے ہوئے بندے، ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے اور ماتھے پر پھولوں کا ہی بنا ہوا ٹیکا تھا-وہ نظر کی حد تک لگنے والی خوبصورت لگ رہی تھی-

پہلے گھر کے بڑوں نے مہندی کی رسم ادا کی تھی-

اپنے باپ کے پاس آتے ہی اس کے آنسو نکل آئے تھے-

شایان کیمرہ مین کے فرائض بھی سرانجام دے رہا تھا-

ادھر گھر کے بچوں میں سب سے پہلے جانے پر بحث چھڑ گئی تھی-"چپ کرو سب لڑو نا جو تم میں سب سے بڑا ہے وہی پہلے جائے گا" محسن صاحب نے اس طرح ان سب کا جھگڑا ختم کیا-

علی اور شایان سب سے پہلے گئے ان دونوں نے ایک جیسے مہندی رنگ کے کرتے پہنے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے تھے اور ساتھ پیلے رنگ کے دوپٹے گلے میں ڈال رکھے تھے۔ علی کی داڑی مونچھیں اور آنکھوں پر لگی عینک اس کی شخصیت کو سب سے ممتاز بنا رہے تھے، جبکہ شایان کی ہلکی سی داڑی ہی ابھی آئی تھی جو اس شخصیت کو بڑا بنا رہی تھیں۔

ان کے بعد صنوبر اور زرناب کی باری تھی۔ صنوبر نے ہلکے گلابی رنگ کی شارٹ قمیض کے ساتھ گولڈن رنگ کا شرارہ اور دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا اس کی قمیض کے آدھے بازو تک کٹ تھا، ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے تھے۔ ہلکا سا میک اپ بالکل نیچرل لک دے رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی نے فیروزی رنگ کی فراک زیب تن کی تھی، جو صرف گھٹنوں تک آتی تھی اور اس کا گلا مکمل بند تھا۔ صرف گلے پر ہی سفید رنگ کا کام تھا اس کے ساتھ کھلا ٹراؤزر تھا۔ ہمیشہ کی طرح اس کے بال کھلے تھے میک اپ کے نام پر صرف لائنر اور ڈارک ریڈ لپ اسٹک ہی تھی۔ گلے کے کام کی وجہ سے دوپٹہ اس نے کندھے کے ایک طرف بروچ سے ٹکایا ہوا تھا۔

کانوں میں سفید رنگ کی ہی بالیاں اور بازو میں اسی کے ہم رنگ کڑے تھے۔ اس نے

پاؤں میں پائل بھی پہن رکھی

تھی۔

مہندی لگا کر وہ اسٹیج سے اتری اور سب سے پہلے ٹیبل پر بیٹھ گئی۔اپنا موبائل نکال کر باقی

سب کی تصویریں لینے لگی۔اتنے میں صنوبر بھی آگئی تھی۔

"ہاں جی چاند کا میسج نہیں آیا"،اس نے چاند کو کھینچ کر ادا کیا، جس پر زرنی نے غصے سے

اس کو دیکھا اور جھٹ سے بولی "نہیں"،

"تم نے یہ کیا چاند چاند لگا رکھا ہے۔ہم دونوں بہت اچھے دوست ہیں بس اور کچھ نہیں۔

مجھے صرف اور صرف اسکی عادت ہے۔"زرناب نے ایک دفعہ پھر اس کو باور کروایا

معاًوہ پھر ہی شروع نہ ہو جائے۔

"اس رشتے میں محبت کے علاوہ قدر دانی اور عزت ہے۔میں محبت جیسے انگریڈئنٹ کو

شامل کر کے اس کی خوبصورتی کو خراب نہیں کرنا چاہتی۔"زرناب نے صنوبر کو ایک

دفعہ پھر باور کروایا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مہندی کی رسم کے بعد سب کزنز ٹولیوں کی صورت میں لان میں ہی بیٹھ گئے تھے-

ایک طرف سب لڑکیاں اور دوسری طرف لڑکے تھے-

لڑکیوں میں صقینہ، زرناب، صنوبر اور صقینہ کی کچھ قریبی دوستیں تھیں جبکہ لڑکوں میں شایان، علی، شایان کے تین پھوپھو زاد عافین، ارزم اور عمر تھے-

بھئی میں سیدھا سادھا شریف سا بندہ ہوں سیدھی بات کروں گا، جس کو جو آتا ہے وہ سنا دے غزل، شاعری یا گانا کچھ بھی چلے گا، ارزم سب کو مخاطب کر کے بولا-

"شریف اور سیدھا تو کب سے ہو گیا" شایان نے ہنستے ہوئے اس کا مزاق اڑایا-

یہ کیا بات ہوئی بھئی ایسے بالکل مزا نہیں آئے گا، ارزم کی بات پر صنوبر جھٹ سے بولی-

"ارے صنو چپ کر آسان ہے ایسے ورنہ اگر کسی نے تجھے شاعری سنانے کو کہہ دیا تو کیا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کرے گی"، زرنی صنوبر سے مخاطب ہو کر بولی-

اس نے بات آہستہ سے کی تھی لیکن شایان نے سن لی اور وہ بولا کیوں جی ان محترمہ کو شاعری سے کیا ہے؟؟

"مجھے شاعری بالکل پسند نہیں"صنوبر نے بگڑے لہجے کے ساتھ جواب دیا-

اچھا بحث ختم کرو اور بتاؤ کون شروع کرے گا؟؟ عافین نے بحث کرتے ہوئے کہا-

ہم شروع کریں گے بتاؤ کیا کرنا ہے صقینہ نے زرا فخریہ انداز سے کہا-

تو پھر آپ لوگ زرا پیاری سی غزل ہی سنادیں شایان نے جان بوجھ کر صنوبر کو چھڑانے کی خاطر کہا-

"کوئی بڑی بات نہیں ہماری زرنی کو غزلیں آتی ہیں"صنوبر نے بھی اسی کے انداز میں کہا اور زرنی کو بولی "چل زرنی ان کے چھکے چھڑا از را"لیکن اگر زرنی نے سنا دی، تو مسٹر شایان آپ بھی کوئی شاعری ہی سنائیں گے، بولو منظور ہے-

ہاں منظور ہے شایان کی بجائے علی نے جواب دیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کہوں تو بس وہ سنا کرے

میری فرصتیں، میرے مشغلے

سبھی اپنے نام کیا کرے

کوئی بات ہو کسی شام کی

جو سنانے بیٹھوں اسے کبھی

وہ سنے تو سن کے ہنسا کرے

جو میں کہوں چلو اس نگر

جہاں جگنوؤں کا ہجوم ہو

وہ پلٹ کے دیکھے میری طرف

اور مجھ کو پاگل کہا کرے

بس میرے ساتھ چلا کرے

(نامعلوم)

زرنی نے کہیں کھو کر شاعری سنائی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ ان الفاظ کو محسوس کر رہی ہو-

"واہ، واہ کیا زبردست لائینز تھیں"، عمر نے زرنی کی کھل کر تعریف کی-

"ہاں بہت ہی کمال شاعری تھی زرناب"، عافین بھی اس کو سراہے بنا نہ رہ سکا-

اس پر صنوبر نے فرضی کالر جھاڑے "میری دوست نے سنادی بھائی اب آپ کے دوست کی باری"، صنوبر نے علی کو مخاطب کر کے کہا کیونکہ اس نے ہی شایان کی طرف سے ہامی بھری تھی-

"ہاں تو میں کون سا بھاگ رہا ہوں سناتا ہوں"، علی کی بجائے شایان نے جواب میں کہا، اور صنوبر کو دیکھتے ہوئے بولا-

تو چاند شفق کی حور کوئی

میں آس میں بیٹھا دور کوئی

(نامعلوم)

شایان کون سی حور ہے بھئی، جس کا مجھے بھی نہیں پتا علی نے شایان کی ٹانگ کھینچی۔

ہاں ہاں بتاؤ سب نے مل کر شایان کا ریکارڈ لگایا۔

جس حور کیلئے کہا ہے اس کو سمجھ بھی چاہے نا آئی ہو شایان منہ میں ہی بڑبڑا کر بولا۔

کیا بول رہے ہو بتاؤ بھی، ارزم نے بھی شایان کو لتاڑا۔

کیا ہے، "یار مجھے ان محترمہ نے چیلنج کیا تھا" صنوبر کی طرف اشارہ کر کے کہا تو میں نے سنا دی، تم لوگ جو مرضی بولو"۔

"میں تم لوگوں کی اس فضول شاعری سے بہت بور ہو رہی، مجھے غالب کا ایک ہی شعر آتا ہے تم عاشقوں کو دیکھ کر وہ یاد آ رہا ہے"، صنوبر شاعری سن کر اکتا کر بولی، شائد اس کو شایان کی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک دِکھائی دی تھی، اسی لیے اس نے سب کا دھیان بھٹکانا چاہا۔

"پلیز صنو اس دفعہ شعر کی ٹانگ نہ توڑ دینا"، زرنی نے گویا صنوبر سے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

"چپ کرو زرناب سنانے تو دو"، عمر نے زرنی کو چپ کروایا۔

نکما کر دیا غالب اس عشق نے

ورنہ آدمی ہم کام کے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صنوبر کا شعر سن کر سب کی ہنسی نکل گئی اور زرنی نے سر پکڑ لیا۔ وہ صنوبر کو دیکھتے ہوئے بولی "تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ایک شعر آتا ہے بس اور ہر دفعہ وہ بھی غلط سناتی ہو۔ غالب بیچارا روتا ہو گا"۔

"ہیں اس دفعہ بھی غلط سنایا"، صنوبر نے بیچاری شکل بناتے ہوئے کہا۔

عشق نے نکما کر دیا غالب

ورنہ آدمی ہم بھی تھے کام کے

(مرزا غالب)

صحیح شعر ایسے ہے، ارزم نے صنوبر کی تصحیح کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

چلو چھوڑو شاعری کو آدھے بندوں کو جب سمجھ ہی نہیں آتی تو فائدہ عافین اور ارزم کو بہت اچھا ڈانس آتا ہے

ہم سب وہ دیکھتے ہیں، شایان نے صنوبر کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے یہ ڈانس دیکھ لو، پھر سب سونے چلتے ہیں۔ صبح کے چار بج رہے ہیں، بعد میں اٹھا نہیں جانا اور کام بھی بہت کرنے کو ہو گا ایسے ڈانٹ نا پڑ جائے، علی نے بڑے ہوتے ہوئے سب کو وقت کا احساس دلایا۔

عافین اور ارزم نے مل کر ڈانس کیا اور سب نے ان کو بہت سراہا اور علی کے کہے مطابق سب سونے کے لیے چل دیے-

~~~~~~

زرنی کی آنکھ موبائل کی وایبریشن سے کھلی،اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں گڈ مارننگ کا میسج جگمگا رہا تھا-

اس نے مسکرا کر گڈ مارننگ ٹو کا میسج کر دیا-

میں نے سوچا آج جناب کو میری یاد نہیں آئی میں ہی یاد کر لوں دوسری جانب سے شکوہ در آیا-

نہیں ایسی بات نہیں فجر کے وقت سوئی تھی تو پتہ ہی نہیں چلا، خیر شکریہ،زرنی نے اپنی صفائی دی-

چلیں کوئی بات نہیں آپ کی مصروفیت کا اندازہ ہے-ایسے ہی تنگ کر رہا تھا-پر شکریہ کیوں؟دوسری جانب سے شکریہ کی وجہ پوچھی گئ-

شکریہ اس لیے کہ آپ کے میسج سے ہی میں اٹھی ہوں ورنہ مجھے ڈانٹ پڑ جاتی،ویسے
~~~~~~

آپ آج کالج نہیں گئے؟

زرنی نے شکریہ کی وجہ کے ساتھ ساتھ ایک سوال بھی پوچھ لیا-

ماناجناب شادی کا گھر ہے اور کام بہت ہوتے ہیں پر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ چھٹی والے دن بھی مجھے کالج بھیج دیں، حاشر نے اس کو تھوڑا احساس دلایا-

اوہو سوری یار، زرنی نے معذرت کی-

اچھا چلیں اب اٹھ جائیں اور تیاری کر لیں، پھر بات کرتے ہیں لیکن میرج ہال پہنچتے ہی میسج کر دینا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او کے جناب جیسے آپ کہیں اور ساتھ ہی ہنستا ہوا ایموجی-

ٹیک کئیر اور دھیان سے کام کرنا، اللہ حافظ -

ٹیک کئیر، اللہ حافظ -

موبائل سائڈ پر کھ کر زرنی جلدی سے اٹھی وقت کافی ہو گیا تھا اسی لیے اس نے اپنے سارے شادی کے کپڑے پہلے ہی پریس کر کے رکھ لیے تھے-

اس نے فوراً شاور لیا ابھی شاور لے کر نکلی ہی تھی کہ صنوبر کے اوپر تلے میسج آنا شروع

ہو گے کہاں ہو تیار ہو گی؟

نہیں ابھی شاور لے کر آئی ہوں بال ڈرائے کر رہی پھر کر لی بھی کرنے ابھی تھوڑا وقت لگے گا، تم سیدھا ہال ہی چلی جانا- صنوبر کی طرف سے اوکے کا جواب آیا

صنوبر سے بات کر کے زرنی جلدی سے تیار ہونا شروع ہو گئی، کیوں کہ اس نے بھے بارات کا استقبال کرنا تھا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سب لوگ تیار ہو کر ہال پہنچ چکے تھے اور اب زرنی کو علی لینے آیا تھا، چلو جلدی سے بارات آنے والی ہے، علی جلدی سے ڈرائیو کرتا ہوا ہال پہنچ گیا-

ہال کے اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر صنوبر پر پڑ چکی تھی-وہ سیدھا سی کی طرف جا رہی تھی-اس کو جو دیکھتا حیران ہو جاتا، کیونک آج زرناب محسن فل میک اپ میں تھی، صنوبر نے اس کو دیکھتے ہی حیرانی کا اظہار کیا اور بولی زرنی یہ تم ہی ہو نا یا تمہاری کوئی جڑواں بہن بھی ہے جس کا مجھے نہیں پتا-

اس نے پنک کلر کی ساڑی زیب تن کی تھی- جس پر گولڈن کام تھا-جو اس کے پلو
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پر زیادہ تھا اور نیچی باریک سی بیل بنی تھی۔

بالوں کو کلر کر کے کھلے چھوڑا ہوا تھا۔ ماتھا پٹی لگائے اور کانوں میں سہارے والے جھمکے پہنے ہوئے تھے۔

میک اپ میں ہلکی سرخ شیڈ دیتی ہوئی لپ اسٹک، آنکھوں کا گرے اور ہلکا گولڈن شیڈ بہت ہی پیارا لگ رہا تھا۔

سب کو کیا ہو گیا ہے؟ میں ایک ہی ہوں، اب زرنی کو بھی لگ رہا تھا کہ شاید وہ زیادہ تیار ہو گئی ہے حالانکہ شادی کی مناسبت سے وہ ٹھیک تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو نے زندگی میں کبھی اتنا میک اپ نہیں کیا اسی لیے سب کا پوچھنا بنتا ہے، صنوبر نے اس کو بتایا۔

میرا دل کر رہا تھا اور ویسے بھی میری فیملی میں پہلی شادی ہے، وہ جواب دے رہی تھی کہ اس کے موبائل پر بیپ ہوئی۔

موبائل دیکھ کر وہ خود ہی مسکرانے لگی، اس کی مسکراہٹ دیکھ کر صنوبر نے کہا یقیناً چاند

کا میسج ہو گا-

ہاں یار اسی کا ہی ہے پوچھ رہا ہے کہ میں خیریت سے پہنچ گئی ہوں، زرنی نے میسج ٹائپ کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا-

کچھ زیادہ ہی نہیں فکر اس کو تیری صنوبر نے مشکوک نظروں سے اس کو دیکھ کر کہا-

ہاں خیر فکر تو بہت ہے، یہ کہہ کر اس نے پیچھے کی طرف دیکھا، اس کو کسی کی نگاہیں خود پر پڑتی محسوس ہو رہی تھیں لیکن اس نے نظر انداز کر دیا-

ہائے او ربا، زرنی تم مان کیوں نہیں جاتی، اس سے پہلے کہ صنوبر بات پوری کرتی زرنی نے بیچ میں ہی ٹوک

دیا، صنو پلیز اب پھر سے شروع نا ہو جانا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پھولوں سے بھری پلیٹس اٹھائے کچھ لڑکیاں اور بچے ہال کے دروازے پر کھڑے تھے جہاں سے دولہا نے داخل ہونا تھا- ہال کے اندر مصنوعی دروازوں سے علیحدگی کی گئی تھی- ایک طتف مرد اور دوسری طرف عورتیں تھیں لیکن گھر کے مردوں کا کسی نا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کسی کام سے آنا جان لگا تھا-

دولہا کے ساتھ ان کے خاندان کے بڑے افراد اور کچھ لڑکے بھی تھے،ان کے ہال میں داخل ہوتے ہی سب نے پھولوں کی بوچھاڑ کر دی-

دولہے کے جانے کے بعد صقینہ کو بھی سٹیج پر لے جایا گیا،وہ دلہن بن کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی-اس نے روائتی دولہنوں کی طرح سرخ لہنگا اور گولڈن کرتی پہنی تھی-اس کے گلے میں مالا اور سیٹ تھے،کانوں میں درمیانے جھمکے،ماتھے پہ ٹیکا اور ناک میں نوز پن تھی-دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں اور ناخنوں پر ملٹی رنگ کی نیل پالش لگی تھی-ابرو بہت ہی نفاست سے بنائی گئی تھی-اس کی شربتی آنکھوں کے اندر ایک الگ ہی رنگ نظر آرہے تھے-اس کو دیکھ کر صنوبر کے منہ سے بے ساختہ ما شاءاللہ نکلا-

کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپی،اس کو دیکھ کر صنوبر نے کہا-

ہاں ماشاءاللہ،بس رو کر اپنا میک اپ خراب نہ کریں،زرنی نے نگاہوں کا رخ پھیرتے ہوئے کہا-اس کو مسلسل کسی کی نگاہوں خود پر محسوس ہو رہی تھیں لیکن اس کے ارد گرد دیکھنے پر اسے کوئی نظر نہیں آتا تھا-

اپنے گھر سے دور ماں باپ کو چھوڑ کر جانا آسان تھوڑی نہ ہوتا ہر لڑکی کو رخصتی کے وقت رونا آتا ہے،

صنوبر نے اس کو حقیقت دکھائی تھی-

ایسے ہی رونا آتا ہے میں بالکل نہیں روؤں گی میرا اپنا میک اپ خراب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، زرنی نے زرا اکڑ کر کہا-

ہاہاہاہا، تم نے ہی سب سے زیادہ رونا ہے دیکھ لینا صنوبر نے اس کو ایک اور حقیقت سے آگاہ کیا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صقینہ اپنے ماں باپ کے گلے لگتے ہوئے نہایت ضبط کے باوجود بھی رو پڑی اور زرنی جو نہ رونے کا تہیہ کر کے آئی تھی اس منظر کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنا شروع ہو گئے اُلبتہ صنوبر مظبوط بنی رہی اور اس طرح رخصتی کا کام بھی بخوبی سر انجام لو گیا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دیکھنا زرا تم، تمہاری وکٹ میں ہی لوں گا، حاشر مون کو وارن کرتے ہوئے اس کو بال
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کروانے لگا۔

کر کے دکھا بیٹا، مون نے بھی اسی کے لہجے میں اسکو جواب دیا۔

حاشر نے اس کو بال کروائی ادھر مون نے بلا گھمایا اور گیند اڑتا ہوا باؤنڈری کے پرے جا گرا، جس پر مون نے

ہنس کر کہا لے بیٹا پہلے تو اس چھکے کا مزا چکھ لے۔اس کی بات پر حاشر دانت پیس کر رہ گیا۔

حاشر کا اوور بھی مکمل ہو چکا تھا لیکن مون آؤٹ نہیں ہوا تھا۔

سب دوست چھٹی کے دن میدان میں کرکٹ کھیلنے کے ارادے سے آئے تھے، جہاں مون کی دھواں دار بیٹنگ جاری تھی۔

اگلا اوور اسامہ کا تھا، پہلی بال پر ہی مون نے گیند کو زور سے ہٹ لگائی اور گیند اڑتی ہوئی باؤنڈری کی طرف بڑھی، حاشر گیند کو دیکھ کر اس کی طرف دوڑا کہ اس کا پاؤں اس کے جوتے کے تسمے کے کھلنے کی وجہ سے اس میں اٹکا اور وہ لڑکھڑایا لیکن اس کی نظریں ابھی بھی گیند کی طرف تھیں۔

سورج کے سامنے ہونے کی وجہ سے وہ گیند کو مکمل طور پر دیکھ نہ سکا اور وہی گیند اس

کے سر میں زور سے لگی-

گیند کے لگتے ہی وہ نیچے بے سدھ ہو کر گر پڑا اور اس کے سر سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا، یہ منظر دیکھ کر اس کے سارے دوست اس کی طرف دوڑ پڑے تھے-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

تمہیں صبح سے کیا ہوا ہے؟ صنوبر نے زرنی کو الجھا ہوا دیکھ کر اس سے سوال کیا-

کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے، زرنی نے اس کے سوال کا جواب دیا

تو پھر تم تیار کیوں نہیں ہو رہی؟ صنوبر کو تسلی نہیں ہوئی اسی لیے ایک اور سوال کر لیا-

کچھ نہیں ناشتہ نہیں کیا، اسی لئے ابھی تیار نہیں ہوا جا رہا- میں کچن میں جا رہی ہوں، زرنی نے اس کو ٹال دیا-

رکو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں مجھے بھی پیاس لگی ہے، صنوبر نے اس کے ساتھ جانے کے لئے بہانہ بنایا-

کچن میں جا کر اس نے فریج کھولا لیکن وہاں بریڈ اور انڈوں کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا اس نے وہی اٹھا لیے اور بنانے لگی-
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ادھر صنوبر بغور اس کے اتار چڑھاؤ دیکھتی فریج سے پانی نکال کر پینے بیٹھ گئی-

پانی پی کر مجھے بھی دینا،زرنی نے صنوبر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا-

اس نے پانی کا گلاس زرنی کی طرف بڑھایا لیکن اس کی غائب دماغی کی وجہ سے گلاس

زرنی کے ہاتھ سے گر

پڑا اور وہ ڈر کر رونا شروع ہو گئ-

زرنی کیا ہو گیا ہے یار کیوں رو رہی ہو گلاس ہی ٹوٹا ہے صنوبر زرنی کے رونے سے

پریشان ہوئی اور اس کو تسلی دینے لگی-

ہاں نا صنوبر گلاس ہی تو ٹوٹا ہے چلو چلیں مجھے کچھ نہیں کھانا-

زرنی کی ان باتوں کی وجہ سے صنوبر کے چہرے پر فکر مندی کے آثار نظر آنے لگے اور

وہ زرنی کے پیچھے پیچھے چل پڑی-

شایان جو کہ کچن میں کچھ لینے کے لئے داخل ہو رہا تھا یہ منظر اس کی آنکھوں میں مقید

ہو گیا اس کو صنوبر کا

زرناب کی یوں فکر کرنا اچھا لگا تھا اور وہ مسکرانے لگ گیا-

کہتے ہیں جب انسان محبت کے دائرے میں جانے لگے اس وقت اسے محبوب کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا-ایسا ہی کچھ شایان کے ساتھ ہوا تھا اس کو صنوبر کا فکر مند ہونا ہی نظر آرہا تھا لیکن زرنی کا عجیب رویہ نہیں دکھا، یا اس نے دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا-

زرنی بہت ہی بے دلی سے تیار ہونے لگ گئی ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کو اب شادی میں جانے کی فکر ہی نہیں ہے-

صنوبر نے ایک دفعہ پھر زرنی کو آواز دی اور پوچھا کیا ہوا ہے؟ صبح سے دیکھ رہی ہوں تم کہیں اور ہی گم ہو-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں، لیکن دل بہت بے چین سا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے کسی اپنے کو کچھ ہوا ہو-

زرناب نے بے بسی سے کہا-

کیا مطلب کیسی باتیں کر رہی ہو پاگل ہو سب یہاں ہی ہیں-

لیکن مجھے چاند کی بہت فکر ہو رہی میرا دل کہہ رہا کہ اسے کچھ ہوا ہے اور دیکھو نا کل شام سے اس کا کوئی میسج بھی نہیں آیا، میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس کو کچھ ہوا ہے، زرنی نے اپنی الجھن بیان کی-

اوہ، کم آن زرناب محسن یہ سب افسانوں باتیں ہیں، حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا اور نہ ہی میں ان باتوں پر یقین کرتی ہوں، چلو اب نیچے سب انتظار کر رہے ہوں گے-

لیکن صنوبر کو کیا پتا کہ جب رشتے دل سے جڑے ہوں تب اگلے انسان کے حالات و واقعات کا کسی حد انسان کو

اندازہ ہو جاتا اور نہ ہی زرناب محسن کو ابھی یہ پتا تھا کہ اس کا دل یوں ہی بے چین نہیں اس کا دل تو حاشر کے ساتھ کہیں جڑ گیا تھا اور شائد اسی لئے اس کو حاشر کی طرف سے بے چینی ہو رہی تھی، یہ تو اب آنے والا وقت ہی بتا سکتا ہے کہ اس کے ساتھ اور کیا ہونے والا ہے-ابھی تو بس وہ بدترین خدشات کے سچ ہونے سے ڈر رہی تھی-

~~~~~~

صقینہ اپنے گھر والوں کو دیکھ کر جیسے نہال ہی ہو گی اس نے آج پیچ کلر کی میکسی پہنی تھی، ہلکی سی جیولری کے ساتھ بال کھلے چھوڑ رکھے تھے-اس کی مسکراتی آنکھیں اس کے خوش ہونے کا ثبوت تھیں-سعید آج تھری پیس پہنے ہوئے تھے،اس کی
~~~~~~

اور صقینہ کی جوڑی مکمل لگ رہی تھی۔

زرنی نے آج گرے رنگ کی شارٹ قمیض کے ساتھ شرارہ پہنا تھا۔

اس کے بال معمول کی طرح آج بھی کھلے تھے، جیولری کے نام پر اس نے چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور جھومر لگایا

تھا، میک اپ بھی کل کی نسبت ہلکا تھا، لیکن وہ آج بھی کسی کی توجہ کا مرکز تھی۔

صنوبر نے پیچ رنگ کا سوٹ پہنا تھا جس پر گولڈن اور محرون کام تھا، کانوں میں اس نے گولڈن ہی بالیاں پہنی تھیں۔ کل کی نسبت آج اس نے بال کرل کیے تھے۔ ہلکے میک اپ کے ستھ وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

ہیلو مس زرناب، ایک لڑکے نے آکر اس کو کہا تھا۔

جی مسٹر، زرناب نے ابرو اٹھا کر اسی کے انداز میں لیکن روکھے پن سے کہا۔

کبیر خان نام ہے آپ مجھے مسٹر خان کہہ سکتی ہیں اس نے اپنا تعارف کروایا، ویسے کل کی نسبت آج آپ اداس اور ڈل لگ رہی ہیں۔

آپ بہت ہی غلط اندازے لگاتے ہیں، صنوبر نے اس کی بات سن کر اس کو جھاڑ دیا۔

آپ غالباہیں زرنی کی دوست ہیں،اس لئے غصہ ہو رہی ہیں-

دیکھیں مسٹر میرانام زرناب ہے زرنی مجھے صرف میرے گھر والے کہتے اور یہ میری جو بھی ہیں فلحال آپ یہاں سے جائیں-

اب کی بار زرنی نے اس کو غصے سے کہا-

شایان جو اپنی مما سے کچھ پوچھنے کی خاطر ادھر آیا تھا صنوبر پر نظر پڑتے ہی ارد گرد سب کو بھول گیا تھا-اس وقت اس کو وہ دنیا کی خوبصورت لڑکی لگی تھی- بادامی رنگ کی شلوار قمیض کے اوپر سیاہ واسکٹ پہنے ہلکی داڑی مونچھوں کے ساتھ وہ خود بھی وجیہہ لگ رہا تھا،خود کو ہوش کی دنیا میں لاتے وہ ان دونوں کی طرف بڑھا-

"کیا ہوا ہے" ان دونوں کے بگڑے تاثرات دیکھ کر زرنی مخاطب کیا لیکن دھیان صنوبر کی طرف تھا-

"کچھ نہیں بس ایک پاگل انسان الٹی سیدھی باتیں کر رہا تھا" زرنی کی بجائے صنوبر نے غصے سے جواب دیا-

آپ بتائیں ابھی اس پاگل انسان کو ٹھیک کیے دیتے ہیں شایان نے اپنی نظروں کا رخ

موڑ کر صنوبر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

یہی وہ لمحہ تھا جب صنوبر کو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی نظر آئی "یہاں سب ہی پاگل ہو گئے ہیں "غصے سے کہتے ہوئے واک آؤٹ کر گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حاشر کو فوری طور پر انتہائی نگہداشت کے کمرے میں لایا گیا۔

اتنے میں ناصر بھی آ گیا اور ان سے حاشر کا پوچھنے لگے،ان کے پوچھنے پر عبدالرحمن نے میدان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھے گھنٹے کے بعد ڈاکٹر احمد باہر آئے اور ناصر کو دیکھ کر ان کی طرف بڑھے۔

احمد کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو ناصر نے پریشانی سے ڈاکٹر سے حاشر کا پوچھا۔

اس کے سر پر چوٹ آنے کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا ہے اور ٹانگ فریکچر ہوئی ہے،شاید گرتے ہوئے اس کے جسم کا پورا وزن ٹانگ پر تھا۔

ویسے اس کے سر پر کیا لگا تھا،ڈاکٹر نے ایک نیا سوال کیا۔

انکل کرکٹ کھیلتے ہوئے بال لگی ہے،اسامہ نے جواب دیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اور بال شاید فل فورس کے ساتھ لگی ہے اس کو ہوش میں آنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا، ڈاکٹر احمد نے اس کی حالت بتائی۔

پھر بھی احمد کتنا وقت لگے گا ناصر صاحب نے پوچھا۔

کچھ نہیں کہہ سکتا ابھی تک آپ سب بس اللہ سے دعا کریں پریشانی والی زیادہ بات نہیں ہے لیکن سر کی چوٹ تھوڑی زیادہ ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کھانے کی میز پر طرح طرح کے پکوان تھے جو زرنی اور اس کی امی نے مل کر بنائے تھے۔ سعید اور صقینہ محسن کے گھر آئے تھے۔ خاندان بھر میں ان کی دعوتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ وہ۔ لوگ کچھ دن یہیں پر تھے۔ پھر ان کو کراچی جانا تھا۔

زرناب آپ کا نتیجہ کب آرہا ہے سعید نے اس سے پوچھا۔

نتیجہ مطلب، میں سمجھی نہیں زرنی نے حیران ہو کر کہا۔

نتیجہ مطلب رزلٹ، اس کے والد نے اس کو مطلب سمجھایا۔

اوہ اچھا رزلٹ تو آپ ایسے کہیں نا اتنی مشکل اردو میری سمجھ میں نہیں آتی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

بیٹا جی یہ مشکل اردو نہیں عام سی اردو ہے نجانے آج کل کی جنریشن کو کیا ہو گیا جسے

دیکھو سب انگریزی

بولنے کو ہی پڑھا لکھا اور معیار میں اعلی سمجھتے ہیں، محسن نے تبصرہ کیا-

پتہ نہیں بھائی میں نے دیکھا نہیں کہ کب آنا ہے؟

زرنی تمہارا رزلٹ کل آجائے گا میں نے آج ہی ویب سائٹ دیکھی ہے،زرنی کو لاعلم پا

کر حمزہ نے اسے آگاہ کیا تھا-

آگے کہاں داخلہ لینے کا ارادہ ہے؟صقینہ نے سوال کیا-

ابھی کچھ سوچا نہیں ہے رزلٹ کے بعد ہی کچھ فیصلہ کروں گی-

میرا بیٹا بہت ہی لائق ہے میرا ارادہ ہے اس کو بھی علی کے ساتھ بھیج دوں،ایک ہی

یونیورسٹی میں رہیں گے اس

طرح مجھے بھی تسلی رہے گی محسن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا-

بہت اچھا خیال ہے پاپا-میرا بھی کچھ ایسا ہی ارادہ ہے،کل ویسے بھی میں نے واپس جانا

ہے وہاں جا کر ساری

تفصیلات بتادوں گا اور اس کے سارے ڈاکومنٹس بھی لے جاؤں گا، علی نے بھی اپنے باپ کی تائید کی-

کوئی میری بیٹی سے بھی پوچھ لو سب خود ہی طے کر رہے ہیں، اس کی امی نے زرنی کی طرفداری کی-

ہاں بتاؤ زرنی کیا خیال ہے علی نے اپنے بالکل سامنے بیٹھی زرناب سے پوچھا-

ابھی کچھ نہیں کہہ سکتی بھائی رزلٹ کے بعد ہی کچھ پتا چلے گا-

شادی میں تم اتنی خوش تھی اب تمہیں کیا ہوا ہے؟ صقینہ نے زرنی کا اترا چہرا دیکھ کر سوال کیا-

نہیں آپی ایسی بات نہیں ہے- ابھی بھائی نے اچانک سے رزلٹ کا بتادیا ہے اسی لیے ٹینشن ہو رہی ہے، اس نے زبردستی مسکراتے ایک نیا عذر پیش کیا-

~~~~~~

چودھویں کے چاند کی روشنی سے کمرہ جگمگا رہا تھا- رات اپنے جوبن پر چھائی تھی، لیکن
~~~~~~

کمرے میں ٹہلتے ہوئے اس ذی روح کی نیند کہیں دور کی وادیوں میں قید تھی-ایک عجیب بے چینی کی کیفیت اس پر طاری تھی جس کی وجہ سے وہ کبھی بیٹھتی، کبھی ٹہلتی اور کبھی سامنے کھڑکی میں جا کر کھڑی ہو جاتی-رات کے گہرے سناٹے کی طرح اس کے اندر بھی سناٹا چھا چکا تھا-

پورا دن مسلسل کام کرنے اور آرام نہ کرنے سے اب اس کے پاؤں بھی جواب دے چکے تھے-اس کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو اتنی تھکن کے بعد اب تک نیند کی وادیوں میں اتر چکا ہوتا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیا کروں، تھک ہار کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا لیا-اگر وہ رو لیتی تو اب تک سکون کر چکی ہوتی لیکن آنسو شاید اندر جم گئے تھے-

ایک دفعہ پھر موبائل اٹھا کر اس کو تسلی سے چیک کیا معاً کسی جگہ کوئی میسج ہو لیکن نادار-جب کچھ سمجھ نہیں آئی تو موبائل وہیں سائڈ ٹیبل پر چھوڑ کر وہ اٹھی اور وضو کر آئی-

دوپٹہ کو بیڈ سے اٹھا کر سر پر لایا-الماری سے جائے نماز نکالا اور اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئی-

انسان کس قدر ناشکرا ہے خوشی میں چاہے وہ اللہ کو یاد کرے نہ کرے لیکن تکلیف میں اسی کی طرف لپک کر جاتا ہے-

نماز ادا کر کے اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ساتھ ہی اس کے آنسو رواں ہوں گئے-

اللہ جی میں نہیں جانتی کہ وہ میرا کیا ہے-میں نہیں جانتی، مجھے اتنی بے چینی کیوں ہے لیکن میں آپ سے اس انسان کی سلامتی چاہتی ہوں-صنوبر کہتی ہے مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے-اللہ جی کیا سچ میں مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے؟ میں کہاں جاؤں یا رب-صرف آپ ہی ہیں جو میری مشکل حل کر سکتے ہیں-اللہ جی بس اس کو سلامت رکھنا-یا اللہ اس کی حفاظت کرنا اور جلد ہی اس کی خبر مجھ تک پہنچا دے میرے مولا-

وہ نہیں جانتی تھی کہ جس انسان کی سلامتی مانگ رہی ہے، وہ خود کہیں بے سدھ پڑا ہے لیکن اب اس کو کون بتاتا-وہ خود بستر پر بے ہوش پڑا تھا-رب اور اس انسان کے علاوہ کوئی بھی زرناب محسن کو محمد حاشر کی خبر نہیں دے سکتا تھا-

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین